ما شاء الله ولا قوة الا بالله

تحفه

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۷ مطبوع گردید

وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَد

واضح ہو کہ مردم مہدوی المذہب اگرچہ اطراف جیپور و بلاد گجرات

و دکن خصوصًا شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین بہت بکثرت موجود

ہین لیکن جون کہ ان دنون انکے بعضے علما کتاب پر کتاب اور

رسالے پر رسالے رد مین تمام فرقوں اسلام کے لکھتے اور

چھپواتے جاتے ہین اسواسطے یہ رسالہ یعنی

ھدیہ مھدویہ

رد مین فرقہ مذکورہ کے مشتمل تمام اصول و

فروع و قبایح و نقائص مذہب و پیشوایان مذہب

مسطورہ پر شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین تصنیف ہوا اور

حسب فرمایش اہل بلدہ مذکور کے بسعی عزیز القدر شیخ محمد یعقوب

باہتمام امیدوار غفران محمد عبدالرحمن بن بیت یافتہ حاجی میر محمد مصطفےٰ خان مغفور

مطبع نظامی واقع کانپور میں چھپا

قیمت فی جلد

عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الصادقین المہدیین لیکن بعد اسکے امیدوار درگاہ صمد ابو رجا محمد گزارش کرتا ہی کہ یہ کتاب ہی رد مین مذہب فرقۂ مہدویہ کے کہ جنھون نے بعض بلاد ہندوستان خصوصًا اطراف دکن مین علم شر و شورش کا بلند کیا ہی اور ہر چند علمائے متقدمین مانند شیخ علی متقی و شیخ ابن حجر مکی و محمد بن الخطاب مالکی اور ملا علی قاری و سید محمد اسعد مکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے رسائل اور فتاوے انکی رد مین ایسے لکھے ہین کہ منصف و حق طلب کے واسطے کافی ہین لیکن چونکہ بنا اس تصنیفات کی استدلال بالاحادیث پر ہی اور مہدویہ اپنے پیر شیخ جونپور کے مخالف جو احادیث پاتے ہین قبول نہین کرتے ہین اور بعض منکرات امور کی نسبت کہ انکے مذہب کی طرف کیجاتی ہی اوس سے بھی انکار کرتے ہین اسواسطے اس کتاب مین یہ طریق اختیار کیا گیا کہ انھین کی کتابون سے اور انکے مہدی غیرہ معتمد اون کے اقوال نقل کرکے یا احادیث و اقوال مسلمہ اونکے لاکر الزام دیا گیا اور یہ تمام مشقت انھین کی بہتری اور خیر خواہی کی طمع اوپر اوٹھائی گئی کہ شاید اللہ تعالی اسی طریق سے ہدیہ ہدایت اور حق فہمی کا انکو مرحمت فرماوے اور نام اس کتاب کا کہ ہدیۂ مہدویہ ہی اسم بامسمی ہو جاوے اور چونکہ غرض محض نصیحت اور ادائے حق اسلام ہی نہ مقابلہ و انتقام اس سبب سے کسی جاے انکو اور اونکے پیشواون کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد نہ کیا گیا علاوہ یہ کہ فحش و بدزبانی دیانت اور شرافت کے بھی خلاف ہی حالانکہ ان لوگون سے ... حق مین

الی المہدی فی بیتہ والناس فی فتنۃ تہراق فیہا الدماء فیقال لہ قم علینا فیأبی
حتی یخوف بالقتل قام علیہم فلا یہراق فی سببہ محجمۃ دم یعنی لوگ مہدی کے
گھر مین آوینگے اور حالت یہ ہوگی کہ آدمی ایسے فتنے مین مبتلا ہونگے کہ اوس مین خون ریزی
کی جاتی ہوگی کہا جاوے گا اونسے کہ ہمارے پر امیر بنو وہ انکار کرینگے یہان تک کہ جب قتل
سے ڈرائے جاوینگے حکومت پر قائم ہونگے پس نہ بہیگی جائیگی بسبب اونکے ایک سنگہی خون کی
انتہی سنگہی خون کی نہ بہنے جانا محاورہ ہی جیسا کہ بولتے ہین کہ نکسیر نہ پھوٹے گی یہ حدیث بھی شیخ جونپوری کی تکذیب
کرتی ہی کیونکہ انکی مسند آرائی کے وقت کوئی ایسا فتنہ خونریز کہ جسکی تسکین انکے سبب سے
ہوئی ہو وجود مین نہ آیا غرض کہ اسی طرح کے بہت سے احادیث رسالہ برہان مین مذکور ہین کہ اونمین
قصۂ بیعت مہدی بتفصیل مذکور ہی اور وقائع ہنگام بیعت کے اونمین مسطور ہین کہ اون وقائع کا
نام ونشان شیخ جونپوری مین پایا نہین جاتا اب اس تمام قصے کی ابتدا و انتہا چھوڑ کر اعتقاد
یہ رکھنا کہ جو فقیر دو مرید سے لے کر رکن و مقام کے بیچ مین بیعت کرے وہ مہدی ہی اگرچہ نہ سیادت
اوسکی ثبوت کو پہونچے اور نہ مطابقت نام والدین اور نہ حوادث ہنگام بیعت وجود مین آوین
نہایت غلطی ہی **خطائے دوم** یہ کہ دو مرید کی بیعت کو کافی سمجھ کر منبر پر چڑھ جانا حالانکہ
خود انہین نعیم بن حماد کی روایت ابن عباس سے ثابت ہی کہ بیعت کرنے والے بعدد اصحاب
بدر کے ہونگے چنانچہ فرمایا کہ اللہ تعالی مہدی کو بعد ناامیدی کے کہ لوگ بولنے لگینگے کہ
مہدی نہین ہی مبعوث کرے گا اور اونکے انصار لوگ اہل شام کے ہین تین سو پندرہ آدمی بعدد اصحاب
بدر کے کہ شام سے اونکی طرف آوینگے اور مکے مین ایک مکان سے کہ نزدیک صفا کے ہی اونکو
نکال کر کرہاً بیعت کرینگے پس وہ دوگانہ انکو مقام کے پاس پڑھا کر منبر پر چڑھین گے اور حاکم کی
روایت مین بھی ایسی ہی کہ یبایعہ عدۃ اہل بدر یعنی بیعت کرینگے اونسے شمار اہل بدر کے
اور یہ بھی معلوم رہے کہ یہ اہل شام سب شمار اہل بدر تحت ایک سردار کے ہونگے کہ شام سے آوینگے
اور سوائے اسکے اسیقدر انصار لے کر ہر طرف عالم سے ایک ایک عالم ربانی آویگا چنانچہ ایسے
سات سردار جمع ہو کر مہدی کو ڈھونڈھینگے اور مکے مین سب جمع ہو کر مہدی کو پہچانینگے اور
مہدی اونکے ہاتھ سے نکل کر مدینے کو چلے جاوینگے وہ تعاقب کرینگے تب پھر مکے کو آوینگے